احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل

C.P.L 29
ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 8 ستمبر 2004ء 22 رجب 1425 ہجری - 8 تبوک 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 202

بدھ 8 ستمبر 2004ء

مہمان بنا لیا

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی بھوک اور فاقوں سے ایسے بدحال ہوئے کہ سماعت اور بصارت بھی متاثر ہوگئی۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا تو آپ نے کمال کشادہ دلی سے اپنا مہمان بنالیا۔ گھر لے گئے اور فرمایا یہ تین بکریاں ہیں ان کا دودھ پیو۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف حدیث نمبر 3830)

5

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی کے انتظامات کا جائزہ۔ خطبہ جمعہ سے افتتاح اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

نوٹ: حضور انور کے دورہ یورپ کی بعض ابتدائی رپورٹس اب موصول ہوئی ہیں۔ جو نذر قارئین ہیں۔

16 راگست بروز پیر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے 4 ممالک جرمنی، سوئٹزر لینڈ، بیلجیئم، اور ہالینڈ کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے صبح گیارہ بجکر بیس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد بیت الفضل لندن میں جمع تھی۔ حضور انور نے سب احباب کو ہاتھ ہلاکر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے حضور انور سے شرف معانقہ حاصل کیا۔

گیارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد قافلہ برطانیہ کی پورٹ (بندرگاہ) Dover کے لئے روانہ ہوا منزل سے Dover 109 میل کے فاصلہ پر ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد ایک بجکر بیس منٹ پر Dover پہنچے۔ امیر صاحب یو۔کے اور بعض جماعتی عہدیداران حضور انور کو Dover سے الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنے ان خدام کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

ڈیڑھ بجے امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ``Sea Cat`` میں سوار ہوئے۔ جو اپنے وقت پر دو بجے دوپہر فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانہ ہوا۔ (Sea Cat عام بحری جہازوں (Ferries) کی نسبت زیادہ تیز رفتاری سے چلنے والا چھوٹا بحری جہاز ہے)۔ پچاس منٹ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق تین بجکر پچاس منٹ پر Calais پہنچے (برطانیہ اور فرانس کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے) Calais پورٹ کے ٹاور میں بجلی کا نظام فیل ہوجانے کی وجہ سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ Ferry پورٹ پر رکی رہی۔ بجلی کے نظام کی بحالی کے بعد پانچ بجکر بیس منٹ پر فیری (Ferry) کے گیٹ کھولے گئے۔ اور گاڑیاں فیری سے باہر آئیں۔ پورٹ پر امیر صاحب فرانس اور امیر صاحب بیلجیئم نے اپنی مجالس عاملہ کے بعض ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ MTA فرانس کی ٹیم نے ان تمام لمحات کی ریکارڈنگ کی۔

اس کے بعد قافلہ برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں Calais سے 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر جماعت احمدیہ فرانس نے Dunkerk نامی علاقہ میں ایک جھیل کے کنارے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ پونے چھ بجے کے قریب قافلہ یہاں پہنچا۔ جہاں حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں اس کے بعد کھانا تناول فرمایا۔ یہاں سے برسلز کے لئے روانگی سے قبل حضور انور نے جماعت فرانس کے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا جو حضور انور کے استقبال اور مختلف انتظامات کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے۔

سات بجے یہاں سے برسلز کے لئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور برسلز (بیلجیئم) کے مشن ہاؤس بیت السلام پہنچے۔ یہاں برسلز جماعت کے احباب مرد و خواتین حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے احباب نے نعرے لگا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ بچوں سے پیار کیا۔ حضور انور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہوں نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے امیر صاحب بیلجیئم سے نماز مغرب وعشا کا وقت دریافت فرمایا اور مشن ہاؤس سے ملحقہ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھائیں۔ رات کا قیام برسلز مشن ہاؤس میں تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

17 راگست بروز منگل

اس دن کی رپورٹ الفضل 23 راگست 2004ء میں شائع ہوچکی ہے۔

18 راگست بروز بدھ

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے "بیت السبوح" میں نماز فجر پڑھائی۔ 10 بجے صبح حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ سوا دس بجے فیملیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دوپہر ایک بجے تک جاری رہیں۔

جرمنی کی مختلف جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور کینیڈا سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس طرح کل 45 فیملیز کے 201 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے 'بیت السبوح' میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور نماز مغرب وعشا تک مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے 'بیت السبوح' میں نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

19 راگست بروز جمعرات

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت السبوح' میں نماز فجر پڑھائی۔

پونے دو بجے حضور انور نے بیت السبوح میں نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں نمازوں سے قبل حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

سہ پہر چار بجے حضور انور جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے جلسہ گاہ بمقام من ہائم روانہ ہونے کے لئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ اس کے بعد قافلہ جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ بیت السبوح (فرینکفرٹ) سے جلسہ گاہ من ہائم کا فاصلہ قریباً 100 کلومیٹر ہے۔ ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد پانچ بجے من ہائم آمد ہوئی۔ جہاں مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم زبیر خلیل خان صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی، اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مربی انچارج اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے امیر صاحب اور افسر جلسہ سالانہ جرمنی سے معائنہ کا وقت دریافت فرمایا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے تشریف لائے اور مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور لنگر خانہ میں تشریف لے گئے کارکنان اس وقت شام کا کھانا تیار کر رہے تھے۔ حضور انور نے کھانا پکانے کے انتظامات کے تعلق میں منتظمین سے مختلف امور دریافت فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور نے سٹور کا معائنہ فرمایا جہاں مختلف اجناس اور کھانا پکانے کے تعلق میں دیگر اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ معائنہ کے دوران راستوں کے

دونوں طرف احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد مسلسل نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہی تھی۔ ہر طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا اور السلام علیکم حضورا کی آوازیں آ رہی تھیں۔ مختلف شعبوں کے دفاتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے حضور انور بازار تشریف لے گئے اور بازار میں لگائے گئے سٹالز دیکھے۔ ایک سٹال چاول فروخت کرنے کا تھا۔ حضور انور نے اس سٹال پر کھڑے خدام سے چاول کی اقسام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ کہ کون کونسا چاول آپ نے رکھا ہوا ہے۔ پھر حضور انور نے ان کو بتایا کہ جو چاول آپ فروخت کر رہے ہیں یہ فلاں قسم کا چاول ہے۔

بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور اس ایریا کے سامنے سے گزرے جو پرائیویٹ خیمہ جات کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اس علاقہ میں بڑی تعداد میں خیمے لگے ہوئے تھے اور فیملیز اپنے خیموں سے باہر کھڑی اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ السلام علیکم حضورا اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور لجنہ کے مختلف شعبوں کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

جلسہ کے انتظامات کا معائنہ کرنے کے بعد حضور انور مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں جلسہ سالانہ کی روایت کے مطابق تمام شعبوں کے ناظمین اور معاونین قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے تمام ناظمین اور منتظمین کو مصافحہ کا شرف بخشا اور سٹیج پر تشریف لے آئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا۔ کل سے انشاء اللہ جماعت جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ آپ لوگ جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں ان میں سے اکثریت ان میزبانوں کی ہے جو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کرنے کے لئے کمربستہ ہیں اور اپنے آپ کو پیش کیا ہوا ہے۔ جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو اس وقت ڈیوٹیاں دے رہے ہیں ان تک میری باتیں پہنچا دیں تا کہ وہ ان پر عمل کریں۔

حضور انور نے فرمایا۔ جس جذبہ کے ساتھ آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے یہ جذبہ ان دنوں میں قائم رہنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ تھکاوٹ کی وجہ سے یا مہمان کی سختی وجہ سے آپ کے رویہ میں کوئی تبدیلی پیدا ہو یا کمی آئے۔ حضور انور نے فرمایا جیسے بھی حالات ہوں آپ نے ان مہمانوں کی جو حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں ان کی نہ صرف مہمان نوازی کرنی ہے بلکہ ہر تنگی، ترشی، ناروا سلوک برداشت کرنا ہے۔ خدا کرے آپ اسی جذبہ کے تحت خدمت کرنے والے ہوں اور اگر کسی مہمان کی طرف سے کوئی ناروا سلوک ہوتا ہے تو اس کو برداشت کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا جب کھانے کا وقت ہوتا ہے اور زیادہ دباؤ پڑتا ہے تو کارکنان کے منہ سے سخت کلمات نکل جاتے ہیں کارکنان کو خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے منہ سے کوئی کلمہ نہ نکلے۔ فرمایا کہ بچے جو گند پھیلاتے ہیں۔ منتظمین اس بچے کی والدہ اور والد کو توجہ دلائیں کہ آپ کے بچے کا گند ہے اس کو کسی کوڑے والی جگہ پر ڈال دیں۔ اگر والدین تعاون نہیں کرتے تو پھر منتظم خود ہی تعاون کریں اور جو گند دیکھیں فوراً اٹھائیں اور Dust Bin میں ڈال دیں۔ خواہ منتظمین کی ڈیوٹی صفائی پر نہ بھی ہو اس خدمت کو سعادت سمجھیں۔

حضور انور نے فرمایا پھر جلسہ کے دوران شعبہ تربیت والے تلقین کرتے رہیں کہ جلسہ سنیں باہر نہ پھریں۔ جو لوگ بات نہیں مانتے ان کا نام نوٹ کریں اور پھر بالا نظام تک پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ کے دوران عورتوں کے جلسہ گاہ میں بچے شور مچاتے ہیں اس دفعہ میں نے دیکھا ہے اچھا نظام ہے۔ بچوں والی خواتین کے لئے پیچھے جگہ بنائی گئی ہے لیکن اس کے باوجود سٹیج پر آواز آ رہی ہوتی ہے حضور انور نے فرمایا ایسی مائیں جن کے بچے چپ نہیں رہ سکتے۔ ان کو مارکی میں پیچھے جو جگہ معین کی گئی ہے وہاں بٹھا دیں تا کہ بچوں کے شور سے دوسرے ڈسٹرب نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا پھر بازار ہیں، جلسے کی کارروائی کے دوران کسی بھی قسم کی کوئی دوکان کھلی نہیں رہنی چاہئے۔ ضرورت کی چیزیں جماعتی نظام کے تحت مہیا ہو جائیں گی۔

فرمایا پھر نمازوں کی ادائیگی ہے۔ جن کارکنان کی ڈیوٹی نہیں وہ مارکی میں آ کر وقت پر نمازیں پڑھیں۔ جن کی ڈیوٹیاں ہیں وہ اپنی اپنی جگہ پر نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کریں۔ جلسے کی وجہ سے کسی کی کوئی نماز ضائع نہیں ہونی چاہئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ روحانی فائدہ حاصل کرنے کے لئے اکٹھے ہوں اور نمازیں نہ پڑھیں۔ فرمایا ناظمین نوٹ کر لیں کہ ان کا کوئی معاون ایسا نہ ہو جو نمازیں ادا نہ کر رہا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آخر پر خصوصی ہتھیار جو دعا کا ہے اس کی طرف توجہ دلا کر اپنے خطاب کو ختم کرتا ہوں فرمایا ہر وقت دعائیں کرتے رہیں......دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ جلسہ بابرکت فرمائے اور آپ سب کو احسن رنگ میں ڈیوٹیاں دینے کی توفیق بخشے۔ آمین

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور جلسہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ شام ساڑھے سات بجے حضور انور نے ان تمام خدام کو جنہوں نے جلسہ گاہ کی تیاری اور انتظامات کے سلسلہ میں مسلسل کئی روز دن رات کام کیا ہے شرف مصافحہ بخشا۔ ان خدام کی تعداد یکصد کے قریب تھی۔

اس کے بعد حضور انور کھانے کی مارکی میں تشریف لائے جہاں جلسہ سالانہ کے کارکنان کے ساتھ رات کے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کارکنان کے علاوہ اس تقریب میں دوسرے ممالک سے آنے والے مہمان بھی مدعو تھے۔ حضور انور نے سب کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اور آخر پر دعا کروائی۔ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں مغرب وعشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور کا قیام اسی مقام پر تھا جہاں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا تھا۔

20 اگست بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے پانچ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

ایک بجکر پچاس منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی فضا میں سینکڑوں غبارے چھوڑے گئے بچوں اور بچیوں نے جو اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور جرمنی کے قومی پرچم لئے ہوئے کھڑی تھیں کورس کی شکل میں پرچم لہراتے ہوئے ترانہ پڑھا۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

پرچم کشائی کی اس تقریب کے بعد حضور انو مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پرچم کشائی کی تقریب اور حضور انور کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ الفضل 24 اگست 2004ء میں شائع ہو چکا ہے۔)

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

چھ بجکر 40 منٹ پر حضور انور ملاقاتوں کے لئے اپنے دفتر تشریف لائے۔ اور خواتین کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ گیارہ صد سے زائد خواتین نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ خواتین اپنے بچوں کے ساتھ باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتیں، سلام عرض کرتیں اور دعا کے لئے کہتیں۔ حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم بھی عطا فرمائے۔ ملاقات کا یہ سلسلہ سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔

آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

21 تا 26 اگست

ان ایام کی رپورٹس الفضل اگست، ستمبر کے شماروں میں شائع ہو چکی ہیں۔

27 اگست بروز جمعۃ المبارک

صبح سوا پانچ بجے حضور انور نے "بیت الرشید" ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔

دو بجے حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live جانا تھا لیکن کسی فنی خرابی کے باعث Live نشر نہ ہو سکا۔

(اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل 31 اگست 2004ء میں شائع ہو چکا ہے)

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ نماز جمعہ میں ہمبرگ اور اردگرد کی جماعتوں سے دو ہزار سات صد سے زائد احباب شامل ہوئے۔

سوا پانچ بجے حضور انور نے اپنے دفتر میں ہمبرگ کے دو پولیس افسران، پولیس کمشنر Mr.Siebensohn اور پولیس آفیسر Mr.Schirrmacher سے ملاقات فرمائی۔

اس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو شام سوا سات بجے تک جاری رہا۔ ہمبرگ جماعت اور اردگرد کے ریجنز کی جماعتوں کی 35 فیملیز کے 166 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

شام ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ...رہ العزیز کے ساتھ "چلڈرن کلاس" کا پروگرام شروع ہوا جس میں 75 اطفال اور 76 ناصرات نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے اس پروگرام کا آغاز ہوا جو عزیزم آفاق احمد بیگ صاحب نے کی اس کے بعد عزیزہ رجا احمد طور صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حضور انور نے حدیث کے تعلق میں بچوں سے مختلف سوالات پوچھے جن کے بچوں نے جوابات دیئے۔

اس کے بعد ناصرات کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" ترنم کے ساتھ پڑھی۔ اس نظم پر بھی حضور انور نے بچوں سے بعض سوالات پوچھے۔ اس کے بعد ایک طفل عزیزم ولید احمد ملک صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد کی سیرت پر تقریر کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی سیرت پر بچوں سے مختلف سوالات دریافت فرمائے۔ بچوں اور بچیوں نے ان سوالات کے جوابات دیئے۔ بعد ازاں عزیزم مظہر احمد صاحب نے نظم ع

"نہ وہ تم بدلے نہ ہم"

خوش الحانی سے پڑھی۔ پروگرام کے آخر پر اطفال اور ناصرات کے مابین "بیت بازی" ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور نے چلڈرنز کلاس میں حصہ لینے والے تمام بچوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ ساڑھے آٹھ بجے تک یہ کلاس جاری رہی۔

اس کے بعد "تقریب آمین" ہوئی جس میں 15 بچوں اور 6 بچیوں نے شرکت کی۔ دو گروپ بچوں کے تھے اور ایک گروپ بچیوں کا تھا حضور انور نے باری

(باقی صفحہ 8 پر)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

نیوٹن کے علمی مجادلے اور بعض اہم ایجادات

قوانین حرکت، کشش ثقل، نیچر آف لائٹ اور کیلکولس ان کے انقلابی کارنامے ہیں

محمد زکریا ورک صاحب

(قسط اول)

سائنس کے فلک پر جوستارے آج تک ضوفشانی کر چکے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ ضوفشانی کرنے والے ستارے کا نام آئزک نیوٹن تھا اس ستارے کو دیکھتے ہوئے صدیوں سائنسدان اپنا راستہ تلاش کر چکے ہیں کئی دماغ اس سے جلا حاصل کر چکے ہیں تین صدیاں گزرنے کے باوجود اس کی چمک دمک میں کوئی کمی نہیں آئی اس کی معرکتہ الآ راء تصنیف پرنسپیا چمکتے ہوئے ہیرے کی مانند ہے جس سے صنعتی انقلاب کی داغ بیل رکھی گئی۔

نیوٹن کا نام زندگی کی لوح پر اس کے جن کاموں کی وجہ سے سنہری الفاظ میں لکھا گیا ہے وہ یہ ہیں:

- ☆ قوانین حرکت
- ☆ کشش ثقل کا آفاقی قانون
- ☆ نیچر آف لائٹ (علم ناظر)
- ☆ کیلکولس کی ایجاد

اس کی تین کتابیں ہر لائبریری کی زینت ہیں یعنی پرنسپیا، ڈی اینالائیزی اور آپٹکس۔ اس کے دماغ اور دانش کی چمک اب بھی ہر سائنس کے طالب علم کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔ اس کے علم سے بہتوں نے اکتساب فیض کیا وہ ایک رواں دریا کی مانند ہے جس سے پیاسے علم کی پیاس کو بجھاتے ہیں مگر اس کے پانی میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

نیوٹن (1727ء، 1642ء) کی مذکورہ کتابیں فی الحقیقت روشنی کی قندیلیں ہیں جن سے ان گنت دماغ جلا پا چکے ہیں اور مسلسل پاتے رہیں گے۔ تاہم نیوٹن کی پرآشوب زندگی کے بعض ایسے پہلو ہیں جن پر آج تک زیادہ روشنی نہیں ڈالی گئی یعنی اس کے مذہبی عقائد اور تین ناقابل فراموش علمی مجادلے۔

اس کے مذہبی عقائد

جہاں تک اس کے مذہبی عقائد کا تعلق ہے وہ عیسائیت کے ایک فرقہ ایرین Arian کے تھے بائبل کے صدیوں حوالے اس کے نوک زبان تھے اس نے بائبل کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ اس دوران جو نوٹس اس نے بنائے ان کی نوٹ بک کنگز کالج کی لائبریری میں Keynes Collection میں ابھی تک موجود ہے چونکہ وہ سائنسدان تھا اس لئے وہ تثلیث کے عقیدہ پر یقین نہ رکھتا تھا اس عقیدہ کے باطل ہونے پر اس نے مندرجہ ذیل دلائل اکٹھے کئے تھے:۔

تثلیث کے عقیدہ کو باطل ثابت کرنے کیلئے سب سے پہلے اس نے بائبل کا تجزیہ کیا اور اپنی نوٹ بک میں بائبل سے حوالے تحریر کئے مثلاً Corinthians 4:4 II کا حوالہ جس میں یسوع مسیح کو دی امیج آف گاڈ کہا گیا ہے۔ پھر اسی طرح پولوس کے مذہبی خط بنام یہودیوں کے پہلے باب کو بھی اس نے ثبوت میں پیش کیا۔

تثلیث کے باطل ہونے کی دوسری دلیل اس نے یہ دی کہ یہ عقیدہ خلاف منطق تھا وہ اس بات سے اتفاق کرتا تھا کہ بائبل میں بیان کردہ بعض باتیں (پانی کو وائن میں بدلنا، ورجن برتھ) ناقابل فہم ہیں مگر تین برابر ہے ایک کے اور ایک برابر ہے تین کے قطعی طور پر خلاف منطق تھا۔

یہ عقیدہ اس کے نزدیک خدا کی ہتک تھا جس کا آغاز 325 میں کونسل آف نیسیا Nicea سے ہوا جس میں یہ طے پایا کہ خدا اور مسیح ایک ہی مادہ سے تخلیق ہیں بعد میں یہ کیتھولک فرقہ کا بنیادی حصہ بن گیا۔

نیوٹن نے مذہب پر جو ایک عرصہ دراز تک ریسرچ کی وہ کتابی صورت میں بعد وفات 1733ء میں شائع ہوئی اس کا نام تھا Observations upon the Prophecies of Daniel اسی طرح اس نے ایک اور ضخیم مقالہ تیار کیا جس کا نام ہسٹری آف چرچ تھا جو انیسویں صدی میں گم ہو گیا مگر آٹھ سو کے قریب صفحات 1936ء میں لندن کے Sotheby Auction میں فروخت ہوئے ان میں سے نصف سے زیادہ یونیورسٹی لائبریری یروشلم میں محفوظ ہیں۔

وہ خدا کی ہستی پر مکمل یقین رکھتا تھا۔

اس نے بائبل کے ٹیکسٹ کو اینالائیز کرنے کے لئے پندرہ اصول وضع کئے اور ان میں اہم بات یہ تھی کہ وہ سب کے سب سائنسی اصولوں کی طرح تھے یعنی Reduce everything to its simplest form.

اس کو انگلستان کے اکثریت والے مذہب اینگلیکن چرچ کے عقائد سے بھی سخت اختلاف تھا مثلاً وہ تثلیث کے عقیدہ کا سخت مخالف تھا اس کا ایمان تھا کہ خدا اور یسوع ایک ہی چیز سے تخلیق شدہ نہیں ہو سکتے بلکہ یسوع کو خدا نے بنایا تھا ان عقائد کا اس نے اعلانیہ اظہار نہ کیا اگر وہ ایسا کرتا تو اس کو یونیورسٹی سے خارج کر دیا جاتا بلکہ تمام سائنسی اداروں بشمول رائل سوسائٹی سے اس کا تعلق ختم کر دیا جاتا اور اپنی برادری سے اس کا قطع تعلق ہو جاتا۔

وہ بائبل میں مذکور تخلیق کائنات کی روداد پر مکمل یقین رکھتا تھا وہ یقین رکھتا تھا کہ دنیا کی تخلیق خدا نے سات روز میں کی اگرچہ یہ دن ایک ہی مدت کے نہ تھے اسی طرح بائبل میں مذکور تمام نسلوں کے ذکر کے پیش نظر اس کے حساب کے مطابق دنیا کی عمر پانچ ہزار سال تھی۔

وہ فزکس اور ریاضی کی فیلڈ میں بذات خود ایک Giant تھا اس لئے اس کے نزدیک یہ ماننا کہ ایک مساوی ہے تین کے اور تین مساوی ہے ایک کے ریاضی کے اصولوں کے خلاف تھا اس کے نزدیک بائبل میں تحریف ہو چکی تھی اس کے نزدیک صرف خدا ہی سپریم تھا اور یسوع مسیح خدا نہیں تھا اس کے مذہبی عقائد کے مطابق خدا ہر چیز میں موجود ہے خدا فطرت کا حصہ ہے اس کے نزدیک خدا کے کلام اور اس کے کام (سائنس) میں تضاد نہ تھا وہ چرچ عبادت کے لئے نہ جاتا تھا وہ اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ ٹائم خدا کی تخلیق ہے اس کے نزدیک فطرت کا مطالعہ Religious Experience تھا۔ ٹرینٹی کالج میں جتنے سکالرز اور پروفیسر تھے وہ سب کے سب غیر شادی شدہ تھے شاید ان پر پادریوں کا اثر تھا اس لئے نیوٹن نے بھی ساری عمر شادی نہ کی تھی بائبل اور تھیالوجی کے موضوع پر اس نے بہت کچھ لکھا جو ایک ملین الفاظ پر مشتمل ہے۔ مثلاً اس نے ایک ٹریکٹ لکھا جس کا عنوان Two Notable Corruptions of Scriptures اس کے پاس تھیالوجی کے موضوع پر 416 کتابیں تھیں۔

کیمیائی تجربات کا شوق

نیوٹن کو کیمیا کے مطالعہ اور کیمیائی تجربات کرنے کا بھی بہت شوق تھا چنانچہ جب وہ لوکیزین پروفیسر 1669ء میں بنایا گیا تو اس موضوع پر وہ ایک ملین الفاظ ضبط تحریر میں لا چکا تھا کہا جاتا ہے کہ اس کی وفات کے بعد اس کے گھر سے اس موضوع پر Hermetic Texts کی سب سے بہترین کولیکشن دریافت ہوئی کیمسٹری کے مطالعہ کے دوران ہی اس نے کشش ثقل کے قوانین اور موشن کے قوانین اور علم بصریات کے قوانین وضع کئے۔

اس کا نفسیاتی مطالعہ سرسری طور پر ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ چونکہ اسے باپ کا پیار نہ ملا اور ماں نے جلد ہی دوسری شادی کر لی تو کئی بار اس کے دل میں ماں اور اس کے سوتیلے باپ کو جان سے مار دینے کا خیال آتا رہا اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ناامید قسم کا انسان تھا اسے پیار نہ ملا اور نہ ہی اس نے پیار بدلے میں کسی کو دیا جب وہ لندن پچاس سال کی عمر میں ماسٹر آف دی منٹ بن کر گیا تو شہر میں اس وقت جعل ساز بہت تھے جو جعلی نوٹ بنا کر حکومت کو نقصان پہنچاتے تھے اس لئے ایسے جتنے گرفتار ہونیوالے اشخاص کو جب پھانسی لگایا جاتا تو وہ تمام مجرمان کو پھانسی لگائے جانے کے وقت خود موجود ہوتا تھا حالانکہ اس کی سرکاری ذمہ داریوں میں یہ شامل نہ تھا۔ وہ ظریف الطبع نہ تھا کہتے ہیں کہ زندگی میں وہ صرف ایک بار اونچی آواز میں قہقہہ لگا کر ہنسا جب کسی شخص نے اس سے استفسار کیا کہ اقلیدس جیسے عظیم ہندسہ دان سے دنیا کو کیا فائدہ پہنچا؟ وہ فطرتاً تنہائی پسند تھا کیمبرج یونیورسٹی میں جب وہ انڈر گریجوایٹ طالب علم تھا تو اس نے سائنس کے مضامین کے مطالعہ کا انتخاب ارادۃً اس بناء پر کیا تا وہ تنہائی میں وقت گزار سکے۔ ایک بار جب اس سے پوچھا گیا کہ اس نے اتنی عظیم اور حیران کن دریافتیں کیسے کیں تو اس نے جواباً کہا Truth is the offspring of silence and unbroken meditation.

اس کے دوست

زندگی میں اس کے صرف دو جگری دوست تھے پہلے دوست کا نام جان وکنز Wickens تھا اور دوسرے کا نام فابیو نکولس Fabio Nicholas تھا مؤخر الذکر اس سے عمر میں چھوٹا اور قابل ریاضی دان تھا نیوٹن اور نکولس دونوں کو کیمسٹری سے شغف تھا اس لئے بہت سارے تجربات دونوں نے مل کر کئے بلکہ ان کا ارادہ ایک کمرہ کرایہ پر لے کر اس میں اکٹھے رہنے کا بھی تھا اس نے نیوٹن کے حق میں متعدد سائنسی مضامین بھی تحریر کئے۔

سائنسی انکشافات اور نئے حقائق کو اخفاء میں رکھنا اس کی فطرت میں ودیعت تھا چنانچہ بہت سارے آئیڈیاز اور نئے موضوعات پر اس نے جو ریسرچ کی اس کا اظہار اس نے دوسروں سے کرنا مناسب نہ جانا۔ اس کو نزاع اور قضیہ کی ناپسندیدگی نے مغلوب الغضب بنا دیا تھا۔

ان باتوں کے باوجود ڈاکٹر آئزک نیوٹن کی قسمت کا ستارہ کیمبرج یونیورسٹی کے ٹرینٹی کالج میں خوب ہی چمکا وہ نہایت ذہین وفطین انسان تھا وہ رفتہ رفتہ ترقی کے زینہ پر چڑھتا رہا کیونکہ اس نے ایسے عمر رسیدہ سکالرز سے دوستی کی اور ان کو اپنی ذہانت سے متاثر کیا جو اس کی قسمت کا فیصلہ کرنے پر قدرت رکھتے تھے۔ چنانچہ 1669ء میں جب وہ صرف ستائیس سال کا تھا تو اسے لوکیزین Lucasian پروفیسر کا اعلیٰ عہدہ پیش کیا گیا۔

وہ دل کی بات دل ہی میں رکھتا تھا وہ تنہائی پسند تھا۔ اس کی قوت ارادی فولادی تھی اسے محبت کا عارضہ لاحق نہ ہوا بلکہ اس کی دلربا محبوبہ اس کا سائنسی کام تھا وہ شام کو شراب خانے میں جا کر سوشلائز کرنے سے اجتناب کرتا تھا غرضیکہ اس کا کوئی مونس وغم خوار نہ تھا چنانچہ ان

تلخ و ترش حالات میں اسے مالیخولیا ہوگیا جو کچھ اس نے اس دوران ریسرچ کرنے یا گہرے غور و فکر کرنے سے دریافت کیا اسے وہ اپنے تک رکھتا اور شائع کرنے سے پرہیز کرتا تھا اور یہ امر اس مضمون میں بیان کردہ واقعات سے ثابت ہو جائے گا۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ اس نے ریاضی کے چند مسائل کا حل تلاش کیا مگر کچھ عرصہ بعد ریاضی دان Dane Mercator نے وہی خیالات اور کانسپٹس اپنی کتاب لاگ رتھ مائیکا میں شائع کر دیئے درآں حالانکہ وہ نیوٹن کے خیالات سے بالکل آگاہ نہ تھا جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب لاگ رتھمز کے استعمال پر تھی چنانچہ اس واقعہ کے بعد وہ رائیل سوسائٹی کا 1672ء میں اپنے پروفیسر Barrow کے اصرار پر ممبر بن گیا تا وہ دوسرے سکالرز کے آئیڈیاز سے خود کو آگاہ رکھ سکے کیونکہ اس سوسائٹی میں سکالرز اپنی ریسرچ پر کھلم کھلا بحث اور ایک دوسرے کے خیالات پر تنقید کیا کرتے تھے یوں نیوٹن کو زندگی میں پہلی بار ہم عصر سائنس دانوں، یا ریاضی دانوں اور فلاسفروں کے ساتھ علمی تبادلہ خیال کا موقعہ ملا اکثر سکالرز کے لئے سوسائٹی کا ماحول بہت صحت مند اور Stimulating ہوتا تھا مگر اس چیز کا تاریک پہلو یہ تھا کہ نیوٹن نے اپنے مخالف سائنس دانوں مفکروں کے ساتھ علمی مجادلے کئے ایسے مفکر جن کی انانیت بذات خود آسمان کو چھوتی تھی۔

نیوٹن نے بہت سے سکالرز اور سائنس دانوں سے جھگڑے مول لئے جیسے پارڈیز 1672ء Pardies (تھیوریز آف لائٹ) فرانسس لینوس Linus، کیسے گرین Cassegrain (ریفلیکٹنگ ٹیلی اسکوپ کا پہلا موجد کون تھا) اور کرسچیان ہوجنز Huygens (آپٹیکل ڈسکوریز) اس کے علاوہ اس کے تاریخ ساز، دلچسپ اور گہرے اثرات والے علمی مجادلے تین عظیم سائنس دانوں ہک Hooke، فلیم سٹیڈ Flamsteed اور لائبنز Leibniz سے ہوئے جو موضوع سخن ہیں۔

پہلا علمی مجادلہ

نیوٹن کا پہلا علمی مجادلہ رائل سوسائٹی کے کیوریٹر رابرٹ ہک (1635ء-1702ء) Hooke کے ساتھ ہوا مسٹر ہک نیوٹن کی طرح ایسا انسان تھا جس کی رائے اپنے متعلق بہت اعلیٰ وارفع تھی وہ نہایت مستعد اور محنتی شخص تھا اس کا دعویٰ تھا کہ اس نے ہر سود مند چیز دریافت یا ایجاد کر لی ہے جب کہ اس کے ہم عصر سائنس دان اس کا سوچ رہے ہوتے تھے اگرچہ ان دعووں کے ثبوت میں وہ کوئی ٹھوس چیز پیش نہ کر سکتا تھا جب بھی کوئی اس سے مطالبہ کرتا کہ ثبوت میں کوئی ڈرائنگ یا ماڈل یا کوئی توجیح ہی پیش کر دو تو وہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر لیتا تھا مگر اس کے باوجود اس کے ہم رتبہ سکالرز اس سے عزت و توقیر سے پیش آتے تھے۔

مسٹر ہک اور نیوٹن کے درمیان جھگڑا گویا ازل سے ان کی قسمت میں لکھا گیا تھا اور یہ جھگڑا ماڈرن سائنس کی ہسٹری میں سب سے زیادہ قابل ذکر ہے ہک عمر میں نیوٹن سے سات سال بڑا تھا مگر وہ فطری طور پر عبقری تھا اس میں تخلیقی وجدان تو تھا مگر بدقسمتی سے اس میں تجزیاتی استطاعت اور قوت تلخیص کم تھی جسمانی طور پر ابھی وہ مڈل ایج کا بھی نہ تھا کہ اس کی کمر جھک گئی۔ وہ عمر میں بوڑھا لگتا تھا اس کی طبیعت میں حسد بھی بہت تھا افسوس کہ اس نے خود کو۔

پھانسی لگا کر ختم کر لیا وہ دل لگا کر ایک آئیڈیا پر کام نہ کر سکتا تھا وہ انڈر پریشر ریسرچ بہت کرتا تھا۔ اس کے برعکس نیوٹن ایک آئیڈیا پر جب کام شروع کرتا تو وقت اور جسمانی تکلیف کا سوچے بغیر وہ اس پر مسلسل پوری دلجمعی سے کام کرتا تھا تاوقتیکہ وہ مطلوبہ نتائج سے بارآور ہو جاتا۔

نیوٹن اور ہک کی طبیعت گویا ساؤتھ پول اور نارتھ پول تھے نیوٹن اور رابرٹ ہک کے درمیان علمی جھگڑا اس وقت ہوا جب نیوٹن نے 1671ء میں رائل سوسائٹی کو چھ انچ والی جدید ریفلیکٹنگ ٹیلی سکوپ بڑے فخر سے مظاہرہ کے لئے پیش کی جو دنیا میں اس لئے نادر تھی کہ اس نوعیت کی ٹیلی اسکوپ کسی نے پہلی بار بنائی تھی نیوٹن کو جب کوئی انسٹرومنٹ میکر نہ ملا تو نہ صرف اس نے اس کا ڈیزائن خود بنایا بلکہ اس کے لینز بھی خود گرائینڈ کئے فی الواقعہ نیوٹن ہی اس کی اصل قدر جانتا تھا ایک دوست کو اس نے لکھا کہ اس نے اس کے ذریعہ عطارد سیارے اور اس کے سیٹلائیٹ دیکھے ہیں اور مشتری سیارے کو بھی اس نے دیکھا ہے اس ٹیلی سکوپ کا قطر چالیس گنا اور اس کی ٹیوب چھ انچ لمبی تھی۔ آج کل ایسی ٹیلی سکوپس دنیا کی تمام رصدگاہوں میں استعمال کی جاتی ہیں۔

جونہی ہک کو اس کا علم ہوا اس نے بھی فوراً دعویٰ کر دیا کہ اس نے بھی اس سے بہتر ڈیزائن والی ٹیلی سکوپ کچھ سال قبل بنائی تھی جب نیوٹن کو اس بے سروپا دعوے کا پتہ چلا تو اس کے تلووں میں آگ لگ گئی اس نے اس کے دعویٰ کو یکلخت رد کر دیا شاید یہ بات آگے بڑھتی مگر رائل سوسائٹی کے صدر اولڈن برگ نے قوت مصالحت سے دونوں میں صلح کرا دی۔

اس واقعہ کو ابھی کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ دونوں میں ایک اور تنازعہ رونما ہو گیا نیوٹن نے سفید روشنی کے موضوع پر ایک مقالہ لکھا مگر وہ اسے سوسائٹی کے ممبران کے سامنے پیش نہیں کرنا چاہتا تھا تاہم اولڈن برگ اور بیرو Barrow نیز سوسائٹی کے سرکردہ افراد کے اصرار پر وہ سوسائٹی کے سامنے تھیوری آف لائٹ اینڈ کلر کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کرنے پر رضامند ہو گیا اس موقعہ پر ہک اس میٹنگ میں موجود نہ تھا لیکن چونکہ وہ سوسائٹی کا منتظم تھا لہٰذا اسے حکم دیا گیا کہ وہ اس مقالہ کا سائنسی تجزیہ کر کے اپنی رپورٹ اگلی نشست میں پیش کرے۔

پہلے تو ہک نے چون و چرا کیا بالآخر وہ مقالہ پر تنقید اور تجزیہ کرنے پر رضامند ہو گیا اس نے نیوٹن کے مضمون اور اس میں پیش کردہ دریافتوں کو مکمل طور پر رد کر دیا اور کہا کہ اس تجزیہ پر اس نے تین گھنٹے صرف کئے اس سے زیادہ وقت صرف کرنا محض زیاں تھا کیونکہ اس میں بہت ساری غلطیاں ہیں اصل بات یہ تھی کہ نیوٹن نے روشنی کے متعلق ایک نظریہ پیش کیا تھا کہ لائٹ نہ نظر آنے والے پارٹیکلز پر مشتمل ہوتی ہے یہ نظریہ ہک کے ذاتی نظریہ (ویو تھیوری) کے خلاف تھا اس کے نزدیک لائٹ لہروں کی صورت میں سفر کرتی ہے (نئی تحقیق کے مطابق دونوں نظریات صحیح ہیں)

نیوٹن کو جب اس بات کا علم ہوا تو وہ سیخ پا ہو گیا اور دونوں میں خط و کتابت شروع ہو گئی جس میں دونوں نے جی بھر کر ایک دوسرے کے خلاف زہر اگلا سوسائٹی نے ہک کو مجبور کیا کہ وہ اپنے تبصرہ پر نظر ثانی کرے اور دوبارہ تفصیلی رپورٹ پیش کرے اس نے تعمیل کی مگر اس بار پھر اس نے نیوٹن کے نظریات کی پرجوش تردید کی اب کی بار سوسائٹی کے صدر اولڈن برگ نے نیوٹن سے کہا کہ وہ ہک کے پیش کردہ اعتراضات کا جواب پیش کرے چنانچہ نیوٹن نے تفصیلی جواب تیار کیا جس نے ہک کے دلائل کے بخیئے ادھیڑ دیئے نتیجۃً سوسائٹی نے ہک سے مطالبہ کیا کہ وہ اعلانیہ معافی طلب کرے چنانچہ اس نے معافی مانگی اور نیوٹن کا غصہ وقتی طور پر ٹھنڈا پڑ گیا تاہم اس کا نقصان یہ ہوا کہ نیوٹن نے اپنی کتاب آپٹکس تیس سال کے لمبے انتظار کے بعد 1704ء میں شائع کی۔

ایک اور واقعہ بھی رونما ہوا وہ یہ کہ نیوٹن نے دو سائنسی مقالے تحریر کئے ایک کا نام تھا پراپرٹیز آف لائٹ جس میں ریفلیکشن، ریفریکشن، اور ڈی فیوژن آف لائٹ پر جدید تحقیق پیش کی گئی تھی یہ بھی بتلایا گیا تھا کہ وائٹ لائٹ چھ رنگوں پر (قوس و قزح والے) مشتمل ہوتی ہے۔ دوسرے مقالہ کا نام ڈسکورس آف آبزرویشنز۔ اس میں وہ باتیں جو پہلے مقالہ میں ہائی پوتھیسز کی صورت میں پیش کی گئی تھیں ان کے حق میں تجربات کو ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ رابرٹ ہک کو جونہی ان مقالہ جات کا علم ہوا اس نے اعلان کر دیا کہ نیوٹن نے ان مقالہ جات کے لئے انسپریشن اس کی کتاب مائیکروگرافیا سے لیا ہے نیوٹن نے بجائے تردید کرنے کے ان مقالہ جات میں ہک کو کوئی کریڈٹ نہ دیا۔ یاد رہے کہ ہک کو مذکورہ کتاب کی وجہ سے فادر آف مائیکروسکوپی تسلیم کیا جاتا ہے۔

اوپر صرف چند نمایاں واقعات بیان کئے گئے ہیں اس کا ماحصل یہ ہوا کہ دونوں کے درمیان نفرت کی دیوار اور بھی اونچی ہو گئی کہتے ہیں کہ ایک بار نیوٹن نے سوسائٹی سے استعفیٰ دینے کا بھی ارادہ کیا اور دو سال تک اس نے سوسائٹی کے اجلاسوں میں حصہ نہ لیا اور نہ ہی اس نے اپنی آپٹیکل تھیوریز کو منصۂ شہود پر آنے دیا۔ جس کی وجہ سے اس فیلڈ میں ترقی تیس سال تک کے لئے رک گئی جب نیوٹن سوسائٹی کا صدر منتخب ہوا تب اس نے Optics کے عنوان سے اپنا علمی شاہکار شائع کیا۔

ہک نے 1702ء میں اس دنیائے فانی سے کوچ کیا دونوں کے درمیان تیس سال تک کشیدگی برقرار رہی ان دونوں کی دشمنی کے سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رہے کہ نیوٹن کا مشہور مقولہ If I have seen further it is by standing on the shoulders of giants درحقیقت ہک پر طنز تھا کیونکہ وہ کمر میں خم ہونے کے باعث بونا ہو گیا تھا اور نیوٹن نے ایک چنتھ دو کاج والا کام اس کو Giant کہہ کے کیا۔

کتاب پرنسپیا کی اشاعت کے بعد نیوٹن کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی پورے برطانیہ اور یورپ میں اس کا نام عزت سے لیا جانے لگا کتاب لکھنے کے دوران وہ کیمسٹری کے تجربات میں مصروف رہا اور اس کی پوری کوشش رہی کہ وہ چار قوتوں کے اتحاد (گرینڈ یونی فائیڈ تھیوری) کا راز بھی تلاش کرے یاد رہے کہ نیوٹن کے زمانہ میں سب اٹامک پارٹیکلز کا کسی کو بھی علم نہ تھا خیر وہ دن رات ریسرچ میں محو رہا اس کا برا اثر یہ ہوا کہ 1693ء میں اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا جس کی بڑی وجہ کیمسٹری کے تجربات کے دوران اس کے جسم میں پارہ اور سیسہ کے زہر کا چلے جانا تھا کیونکہ وہ یہ تجربات ہاتھ سے کرتا تھا نیز ان کے زہریلے بخارات بھی وہ 25 سال تک سونگھتا رہا تھا کیمبرج کی Wren Library میں نیوٹن کے بالوں کے محفوظ سفید گچھے کے سپیکٹروگرافک تجزیہ سے یہ بات پتہ چلی ہے کہ اس کے جسم میں لیڈ اور مرکری کثیر مقدار میں تھی مگر باعث تعجب بات یہ ہے کہ وفات کے وقت اس کے تمام دانت قائم تھے۔

تین سال بعد وہ کیمبرج سے نقل مکانی کر کے لندن آ گیا سائنس سے اسے کوئی سروکار نہ رہا دسمبر 1701ء میں اس نے پروفیسری سے استعفیٰ دے دیا اس نے رائل منٹ میں ملازمت اختیار کر لی 1705ء میں وہ ماسٹر آف منٹ بنا دیا گیا اس دوران وہ کیمبرج یونیورسٹی سے دوبارہ ممبر آف پارلیمنٹ بھی منتخب ہوا۔ 1705ء میں کوئین این نے اسے سر کا خطاب دیا اور 1703ء میں رائل سوسائٹی کا صدر بھی بن گیا یہ عہدہ تاوقت وفات اس کے پاس ہی رہا۔

(جاری ہے)

آسمانی دستاویز

حضرت مسیح موعود 2 اکتوبر 1891ء کو دہلی کے بازار بلماراں کوٹھی نواب لوہارو کے یہاں قیام فرما تھے اس روز آپ نے ایک اشتہار عام دیا جس میں تحریر فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے دنیا پر نظر کی اور اس کو ظلمت میں پایا اور مصلحت عباد کے لئے ایک اپنے عاجز بندہ کو خاص کر دیا .... میں نے دین میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی .... وہی رسول کریم میرا مقتدا ہے جو تمہارا مقتدا ہے اور وہی قرآن شریف میرا ہادی ہے اور میرا پیارا اور میری دستاویز ہے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 231-232)

محمد احمد فہیم صاحب

مکرم نصر اللہ خان ملہی صاحب کی یاد میں

محترم نصر اللہ خان صاحب کے ساتھ خاکسار کا تعارف 1986ء کو ہوا جب ہم دونوں ایک ہی سال اور ایک ہی کلاس میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

ہوسٹل میں بھی اکٹھے وقت گزارنے کا موقعہ ملا اور بعد میں میدان عمل میں ہوتے ہوئے بھی جب کبھی ملتے بڑے پیار اور خلوص کے ساتھ ملتے۔ میں نے ان میں بہت سی خوبیوں کا مشاہدہ کیا۔ آپ بہت پر خلوص اور نرم دل کے مالک تھے۔ طبیعت میں سادگی تھی بناوٹ بالکل نہیں تھی۔ جب بھی دوستوں میں مل بیٹھنے کا موقعہ ملتا کوئی نہ کوئی علمی مسئلہ چھیڑ دیتے۔ اس لحاظ سے علمی ذوق کے حامل تھے اور زیر بحث موضوع سے متعلق ٹھوس علم رکھتے تھے۔

آپ کو تقریر کرنے کا ملکہ تھا۔ جامعہ میں بہت سے مقابلہ جات تقریر اردو، عربی اور فی البدیہہ میں انعامات لیتے تھے۔ جامعہ میں جب بھی تقاریر کے پیریڈ میں استاد صاحبان تقریر کرنے کا کسی طالب علم کو کہتے تو آپ ہمیشہ تیار ہوتے اور بڑی خود اعتمادی اور روانی کے ساتھ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے۔ کبھی سٹیج پر آ کر جھجکتے نہ تھے۔ سٹیج کا خوف نام کی کوئی چیز آپ کی تقریر میں نظر نہ آتی تھی اور یہ مہارت غالباً آپ کو جامعہ آنے سے قبل اطفال الاحمدیہ کے دور میں ہی حاصل ہو گئی تھی۔

جامعہ میں اور ہوسٹل میں قیام کے دوران ہمیشہ بے فائدہ اور فضول گفتگو سے پرہیز کرتے۔ وقت ضائع کرنے کی عادت آپ کو بالکل نہیں تھی بلکہ میں نے مشاہدہ کیا کہ جب بھی کوئی وقت ملتا یا پیریڈ خالی ہوتا آپ لکھنے پڑھنے کے کام میں مصروف رہتے۔ گھر کا جو کام بھی سپرد کیا جاتا بڑی ذمہ داری اور باقاعدگی سے کر کے آتے تھے۔ لکھنے کے کام میں نفاست اور صفائی ہوتی تھی۔ طبیعت میں قناعت اور غناء تھا۔ جس میں ایک وقار نظر آتا تھا۔ کھیل کا بھی شوق تھا۔ مزاج میں جفاکشی تھی۔ فٹ بال کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ دوسری کھیلوں میں بھی حصہ لیتے۔

جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد میدان عمل میں مختلف سنٹرز میں ان کی ڈیوٹی رہی۔ جب بھی ربوہ تشریف لاتے ملاقات ہو جاتی۔ اب تین چار سال سے ہمارا محلہ ایک ہو جانے کی وجہ سے بیت الذکر اقبال دارالنصر غربی میں ملاقات ہو جاتی یا گھر آ جاتے۔ مجھے بھی متعدد بار آپ کے گھر جانے کا موقعہ ملتا رہا۔ بڑی خندہ پیشانی سے پیش آتے گھر کا حال احوال پوچھتے۔

آپ نے اسلام آباد میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئج (NUML) سے فارسی زبان میں ڈپلومہ کیا اور بڑی محنت کے ساتھ زبان سیکھی اور نمایاں نمبروں کے ساتھ کامیاب ہوئے اور زبان میں اتنی مہارت پیدا کر لی تھی کہ گفتگو میں بالکل [illegible] نہ ہوتی۔

ایک مرتبہ میں نے اسلام آباد میں آپ کو بعض افغانی پٹھان دوستوں کے ساتھ بڑی روانی سے فارسی میں گفتگو کرتے سنا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ نہایت عمدہ لہجے میں جس میں ایرانی اہل زبان لہجے کا گمان ہوتا تھا، آپ بڑی دیر تک ان سے گفتگو کرتے رہے۔ بعد میں کہنے لگے کہ زبان میں مہارت اسی طرح آتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ بولا جائے۔

اردو سے فارسی ترجمہ بھی بڑی مہارت سے کر لیتے تھے اور کئی مضامین کے تراجم کا کام بھی کیا۔ عرصہ دو سال تک آپ کو تاشقند روس میں بھی مقامی زبان سیکھنے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح خاکسار کی یادداشت کے مطابق آپ کو اسیر راہ مولیٰ بننے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ بیگو وال راولپنڈی اور جہلم میں بطور مربی ضلع خدمات کی توفیق ملی۔

ایک مرتبہ جہلم سے آئے تو خاکسار سے ملاقات ہوئی بڑی خوشی سے بتانے لگے کہ جہلم میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بعض تاریخی نوعیت کی خدمات کی توفیق دی جس کی تفصیل یہ بتائی کہ 1903ء میں حضرت مسیح موعود مولوی کرم دین سکنہ بھیں کی طرف سے دائر مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے تھے۔ اس مقدمہ میں آپ کی باعزت بریت ہوئی تھی۔ چنانچہ اس نشان کے پورے سو سال ہو جانے پر جنوری 2003ء میں جماعت جہلم ایک جلسہ منعقد کر رہی ہے جس میں اس حوالہ سے تقاریر شامل کی گئی ہیں۔ اسی طرح بتایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے وہاں لائبریری منظم کرنے کی بھی توفیق دی ہے۔ اور ہم نے ایک تصویری نمائش کا اہتمام بھی کیا ہے۔ اس ساری روئداد کو بیان کرتے ہوئے آپ کے چہرے پر ایک خاص ولولہ اور جوش تھا جو یقیناً ایک فدائی واقف زندگی میں ہی نظر آ سکتا ہے۔

زندگی کے آخری وقت تک خدا تعالیٰ نے آپ کو خدمات کی توفیق دی۔ ان میں سے صرف چند کا خاکسار نے ذکر کیا ہے۔ یقیناً آپ کی خدمات اس سے کہیں زیادہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آپ کی خدمات کا سلسلہ آپ کی اولاد میں بھی جاری و ساری فرمائے اور آپ کے جملہ اہل و عیال و اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے نقش قدم پر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ابن عبد ربہ (860ء-940ء)

آپ سپین میں خلیفہ عبد الرحمٰن الثانی کے درباری شاعر تھے۔ آپ نے کتاب عقد الفرید تصنیف کی جو اندلس کی ادبی تاریخ پر مستند کتاب ہے آپ کا بھانجا سعید عبد ربہ ایک معروف طبیب اور منفرد شاعر تھا۔

تعارف کتب

اردو کمپوزنگ کی ایک اہم کتاب

15 دنوں میں ان پیج 2000 سیکھئے

نام کتاب: ٹیچ یور سیلف ان پیج 2000
مصنف: مظفر اعجاز
لے آؤٹ ڈیزائن: عدیل احمد، محمد توصیف
مطبع: آٹو ٹیوٹر بک سیریز 343 فیروز پور روڈ لاہور
صفحات: 312
قیمت: 170 روپے

کمپیوٹر کی ایجاد نے ہر شعبے کو جدید، آسان اور ہر دلعزیز بنا دیا ہے۔ جہاں تک ابلاغیات اور پھر صحافت کا تعلق ہے ان میں کمپیوٹر کے ذریعے انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ انگریزی زبان میں کتابت (کمپوزنگ) کی تاریخ بہت قدیم ہے آغاز میں بلاکس کے ذریعے کتابت کے مراحل طے ہوتے رہے۔ پھر ٹائپ رائٹر کا دور آیا اور آج کے دور میں اس کی جگہ کمپیوٹر نے لے لی ہے۔ اسی طرح اردو کتابت کی ترقی کے مختلف ادوار ہیں۔ جہاں تک اردو کی کمپیوٹر کے ذریعے کمپوزنگ کا تعلق ہے، اس نے چند سالوں میں اتنی ترقی کر لی ہے کہ اب انگریزی کمپوزنگ کے ہم پلہ شمار ہوتی ہے۔ آغاز میں سقراط، سرخاب اردو کمپوزر اور ہمالہ وغیرہ کے ذریعہ کمپوزنگ کے مراحل طے ہوئے لیکن جب ان پیج (Inpage) کمپوزنگ سافٹ ویئر آیا تو گویا اردو کتابت میں انقلاب آ گیا۔ اس پروگرام میں مہارت حاصل کرنا مسلسل محنت اور مشق چاہتا ہے۔ اس سلسلہ میں مارکیٹ میں متعدد کتب اور امدادی سافٹ ویئرز موجود ہیں۔ لیکن مکرم مظفر اعجاز صاحب نے اپنی دیگر کتب کے ساتھ ساتھ ان پیج کے تعارف اور اس میں مہارت حاصل کرنے کے حوالے سے ایک مفید اور آسان فہم کتاب شائع کی ہے۔ جس کی سب سے بڑی خوبی ہر مرحلہ کو تصاویر اور گرافکس کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔

ان پیج اردو رسم الخط کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا پروگرام ہے۔ اس میں آپ ہر قسم کی اردو، فارسی اور عربی وغیرہ لکھ سکتے ہیں۔ ان تحریرات کو چھوٹا بڑا کر سکتے ہیں، اعراب لگا سکتے ہیں، مختلف انداز دے سکتے ہیں، ٹیبل بنا سکتے ہیں، فوٹو ان تحریرات میں لگا سکتے ہیں، ان تحریرات کو مختلف پروگراموں میں لے جا سکتے ہیں۔ الغرض ان پیج کو دیگر اردو کمپوزنگ کے پروگرامز کی نسبت جدید خطوط پر بنایا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب کا ٹائیٹل خوبصورتی اور مہارت سے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ سلیس اور دلچسپ انداز سے لکھی گئی اس کتاب میں شروع سے آخر تک ایک ترتیب موجود ہے۔ یہ کتاب کمپیوٹر میں مہارت رکھنے والے افراد کے علاوہ ان کے لئے بھی لکھی گئی ہے جو کمپیوٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، ان [illegible] از کم تعلیم مڈل ہے۔ ایسے افراد جو کمپیوٹر اداروں میں فیس ادا کرنے کی توفیق نہیں رکھتے یا وقت موجود نہیں۔ آٹو ٹیوٹر انتظامیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ کتاب ایسے افراد کے لئے انتہائی مفید ہے۔

پاکستان بھر میں مقبولیت کا درجہ حاصل کرنے والی اس کتاب میں مصنف نے درج ذیل موضوعات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان پیج کا عمومی تعارف، انسٹال کرنا، تحریر لکھنا، فائل محفوظ رکھنا، مختلف انداز میں تبدیل کرنا، مختلف ٹولز استعمال کرنا، ٹیبل بنانا، بعض مسائل کا حل، نظم لکھنے کا طریقہ، کتاب لکھنا، اردو میں ای میل کرنے کا طریقہ، اپنے نام کا اردو میں وال پیپر بنانا، ڈکشنری اور بہت سے دیگر موضوعات وغیرہ۔

اگر آپ آسانی سے اس کتاب کی مدد سے ان پیج میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو کتاب میں دیئے گئے ہر مرحلے کے مطابق عمل کریں اور بہتر ہوگا کہ کمپیوٹر میں ان پیج کو اپنے سامنے کھول کر ان مراحل سے گزریں۔ اس طرح آپ کے کمپیوٹر کی سکرین اور اس کتاب کی تصویر ایک جیسی ہوگی۔ اس وجہ سے آپ کا سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ کتاب کے آخر پر ایک ڈکشنری کو ترتیب دیا گیا ہے جس کے تحت آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ اردو کا فلاں لفظ لکھنے کے لئے کی بورڈ پر موجود بٹنوں کی ترتیب کیا ہوگی جو آپ کی سپیڈ پانچ گنا سے 10 گنا تک تیز کرنے میں مدد دے گی۔ مزید سہولت کے لئے ہر کمانڈ کی شارٹ کٹ کیز (keys) کی لسٹ بھی کتاب کے آخر پر موجود ہے۔ برادرم مظفر اعجاز صاحب کی یہ کاوش قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ایف شمس)

گردن توڑ بخار

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

''ہر قسم کی سوزش اور ورم میں ایپس (میلیفیکا) اس صورت میں بہت مفید ہے جب ٹکور یا گرمی سے تکلیف بڑھتی ہو۔ ان علامتوں کی موجودگی میں ایپس گردن توڑ بخار (Meningites) کا بھی بہترین علاج ثابت ہوتی ہے۔ اگر ایپس مینجائٹس میں بروقت استعمال کروائی جائے تو مرض بگڑ کر مرگی میں تبدیل نہیں ہوتا جب کہ روائتی طبی علاج سے مینجائٹس ٹھیک بھی ہو جائے تو اس کے دیرپا منفی اثرات باقی رہ جاتے ہیں جن میں سے ایک مرگی بھی ہے''۔ (صفحہ:67)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37429 میں سلطان احمد ظفر ولد چوہدری غلام محمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 197/N فرید ٹاؤن ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 31-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 12 ایکڑ واقع بمقام چک نمبر 32/N شرقی صادق آباد مالیتی اندازاً -/400000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ دس مرلہ بمقام دارالعلوم جنوبی ربوہ مالیتی اندازاً -/1000000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین 25 ایکڑ ترکہ والد صاحب مرحوم بمقام موضع ملاوہ ماتم دیپالپور ضلع پاکپتن -/250000 روپے۔ جس میں سے میرا حصہ 1/4 ہے۔ 4۔ کار سوزکی ماڈل 98 اندازاً مالیتی -/150000 روپے۔ 5۔ ہار، ویسٹر ایک عدد اندازاً مالیتی -/900000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلطان احمد ظفر گواہ شد نمبر 1 عبدالمغنی زاہد ولد عبدالمومن خان حسین آباد کالونی ساہیوال گواہ شد نمبر 2 سید داؤد احمد شریفی ولد سید انور احمد شریفی F-97 فرید ٹاؤن ساہیوال

مسل نمبر 37430 میں امتہ الجلیل بشریٰ زوجہ سلطان احمد ظفر قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فرید ٹاؤن ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 31-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 2 ایکڑ بمقام L-41/9 ساہیوال مالیتی اندازاً -/400000 روپے۔ 2۔ مکان رقبہ 7 مرلہ بمقام فرید ٹاؤن ساہیوال قیمت اندازاً مالیتی -/1200000 روپے۔ 3۔ زیورات وزنی 20 تولہ مالیتی -/120000 روپے۔ 4۔ حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الجلیل بشریٰ گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد ظفر ولد چوہدری غلام محمد 197/N فرید ٹاؤن ساہیوال گواہ شد نمبر 2 عبدالمغنی زاہد ولد عبدالمومن حسین آباد کالونی ساہیوال

مسل نمبر 37445 میں طیب شہزاد ولد رشید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ زرعی یونیورسٹی مجلس دارالفضل ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طیب شہزاد گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد گلی نمبر P-67 دھوبی گھاٹ فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 جاوید ناصر ساقی ولد محمد یار مربی سلسلہ ضلع فیصل آباد

مسل نمبر 37446 میں وسیم احمد ولد محمد شریف قوم آرائیں پیشہ کھیتی باڑی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 646 گ۔ب ٹھٹھہ کالو تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت کھیتی باڑی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وسیم احمد گواہ شد نمبر 1 محمد شفیع ولد محمد اسحٰق چک نمبر 646 گ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ولد سردار علی معلم وقف جدید 646 گ۔ب ٹھٹھہ کالو فیصل آباد

مسل نمبر 37447 میں سید افتخار احمد ولد سید مروت حسین قوم سید پیشہ دوکانداری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید افتخار احمد گواہ شد نمبر 1 ماسٹر حمید خاں ولد بہرم خان بمقام گھٹیالیاں خورد تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد ولد محمد علی ساکن گھٹیالیاں خورد تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 37448 میں راحت عطاء بنت عطاء اللہ شہید قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات بالیاں + انگوٹھی مالیتی -/2200 روپے 2۔ حصہ زرعی زمین 10 مرلہ مالیتی -/12500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راحت عطا گواہ شد نمبر 1 ماسٹر حمید خاں ولد بہرم خاں ساکن گھٹیالیاں خورد تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد ولد محمد علی ساکن گھٹیالیاں خورد تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 37449 میں داؤد احمد ولد محمد یعقوب قوم کاہلوں جٹ پیشہ دوکانداری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد داؤد احمد گواہ شد نمبر 1 حفاظت احمد نوید ولد بشارت احمد مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ احمدیہ بیت الذکر کبوتراں والی سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد کاہلوں ولد رفیق احمد گھٹیالیاں خورد تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 37450 میں نفیس احمد ولد عبدالغنی قوم کھوارہ پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 6 مرلہ جگہ واقع گھٹیالیاں کلاں مالیت -/48000 روپے۔ 2۔ ایک کمرہ اور چار دیواری قیمت -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2800 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نفیس احمد گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد ناصر ولد شریف احمد گھٹیالیاں کلاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 محبوب الرحمٰن مربی سلسلہ ولد مرزا حفیظ الرحمان گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 37453 میں انور بیگم زوجہ محمد امین قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی

ساکن ٹھروہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولہ مالیتی -/12000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/1000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع دارالصدر مالیتی -/500000 روپے۔ پلاٹ جو کہ دونوں بیٹوں کے بیرون ملک ہونے کی وجہ سے میرے نام خریدا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ انور بیگم گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم ولد محمد حسین بمقام ٹھروہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد تبسم معلم وقف جدید وصیت نمبر 31435

مسل نمبر 37454 میں محمد طارق ولد خلیل احمد قوم گل جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ ہریاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد طارق گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد نسیم ولد محمد سلیم ساکن ٹھروہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد عبدالغنی ساکن ٹھروہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 37455 میں ذیشان احمد ولد محمد یوسف زرگر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلانکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ذیشان احمد گواہ شد نمبر 1 محمد یوسف زرگر والد موصی آف سلانکے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 ساجد افتخار ولد اشفاق معراجکے ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 37456 میں ناصر محمود احمد ولد چوہدری محمد صدیق ناصر قوم راجپوت پیشہ سرکاری ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکے ناگرہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر محمود احمد گواہ شد نمبر 1 چوہدری نذیر احمد ولد دولت کالیکے ناگرہ P/O آدم کے ناگرہ سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 محمد افتخار ولد علی محمد ساکن کالیکے ناگرہ پسرور ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 37457 میں حسین بی بی بیوہ محمد دین مرحوم قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 11 فورڈواہ ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ڈیڑھ ایکڑ زرعی اراضی مالیتی -/165000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات (i) بالیاں وزنی آدھا تولہ مالیتی -/4500 روپے۔ (ii) انگوٹھی و لاکٹ وزنی 1 تولہ مالیتی -/9000 روپے۔ 3۔ حق مہر -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حسین بی بی گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ولد محمد دین چک نمبر 11 فورڈ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد ولد رحمت اللہ چک نمبر 9 بستی نور پور ضلع بہاولنگر

مسل نمبر 37458 میں رانا نذیر احمد ولد غوث محمد قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ میڈیکل ٹیکنیشنز عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/1-RA تحصیل و ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 14 ایکڑ واقع بگوتولہ P/O کلاس والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مالیت -/360000 روپے۔ 2۔ احاطہ برقبہ 19 مرلہ بگوتولہ ضلع سیالکوٹ مالیتی -/40000 روپے۔ 3۔ رہائشی مکان واقع چک نمبر 5/1-RA برقبہ 10 مرلہ مالیتی -/150000 روپے۔ تین کمرے رہائشی نیم پختہ مالیت -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا نذیر احمد گواہ شد نمبر 1 رانا بشارت احمد ولد محمد نصیر چک نمبر 5/1-RA تحصیل و ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر 2 ہدایت علی شاہد مربی سلسلہ 55/2-L وصیت نمبر 22890

مسل نمبر 37459 میں رشیدہ بیگم زوجہ رانا نذیر احمد قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 5/1-RA تحصیل و ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات تفصیل (i) چوڑیاں طلائی وزنی 3 تولہ مالیت -/25000 روپے۔ (ii) کانٹے وزنی 9 ماشہ مالیت -/6000 روپے۔ (iii) انگوٹھی ایک عدد 3 ماشہ مالیت -/2100 روپے۔ (iiii) گانی ایک عدد وزنی 2 تولہ مالیت -/18200 روپے۔ 2۔ حق مہر -/1200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2036 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رشیدہ بیگم گواہ شد نمبر 1 رانا نذیر احمد ولد غوث محمد چک نمبر 5/1-RA تحصیل ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر 2 ہدایت علی شاہد وصیت نمبر 22890

مسل نمبر 37460 میں عنایت اللہ ولد چوہدری غلام محمد قوم وڑائچ پیشہ پنشنر عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 27 کنال مالیتی -/1012500 روپے۔ 2۔ مکان 10 مرلہ تعمیر شدہ مالیتی -/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/14000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عنایت اللہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد خالد معلم وقف جدید وصیت نمبر 30294 گواہ شد نمبر 2 ماسٹر محمد اشرف گوندل ولد علی احمد شادیوال۔ اجھر کے تحصیل و ضلع گجرات

درخواست دعا

مکرم محمد اجمل صاحب کارکن الفضل لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بہنوئی و چچا زاد بھائی مکرم بشیر احمد سعید صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ برکت کو روڈ ایکسیڈنٹ میں سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اب الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے نیورو وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

اعلان داخلہ (ایم۔اے) کلاسز
نیشنل کالج میں ایم۔اے (پارٹ ون) کے داخلے یکم ستمبر سے شروع ہیں۔ کلاسز کا آغاز انشاء اللہ 10 ستمبر سے ہوگا داخلہ کیلئے فوری رابطہ کیجئے۔
دارالعلوم غربی صادق۔ فون نمبر: 215025

بقیہ صفحہ 2

باری تینوں گروپس سے قرآن کریم کی آخری سورۃ ''سورۃ الناس'' سنی اور آخر پر دعائی کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو اپنے دستخطوں سے قرآن کریم کے نسخے عطا فرمائے۔

9 بجے حضور انور نے ''بیت الرشید'' ہمبرگ میں نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

28/اگست بروز ہفتہ

صبح سوا پانچ بجے حضور انور نے ''بیت الرشید'' ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے سوا دس بجے حضور انور فیملی ملاقاتوں کے لئے اپنے دفتر تشریف لائے۔ ملاقاتوں سے قبل حضور انور کے ساتھ ہمبرگ جماعت کے عہدیداران، MTA کی ٹیم، ضیافت کی ٹیم اور وقار عمل کرنے والے احباب و دیگر کارکنان نے تصاویر کھنچوائیں۔ اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو دو پہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

Hamburg ریجن، Nieder Sachsen ریجن، Schleswig ریجن اور Mecklen Burg ریجن کی 58 فیملیز کے 293 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

پونے دو بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق ہمبرگ سے واپس فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔ ہمبرگ کی 14 جماعتوں اور اردگرد کے ریجن کی جماعتوں سے ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھی۔ جن میں مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے سبھی شامل تھے۔ سوا تین بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور لجنہ کی ضیافت کی ٹیم کو ازراہ شفقت تصویر کھنچوانے کا شرف بخشا۔ اس کے بعد حضور انور نے ہاتھ ہلا کر احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اجتماعی دعا کے بعد بیت الرشید (ہمبرگ) سے 'بیت السبوح' فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی روانگی کے وقت بچے کورس کی شکل میں نظم ع

''جاتے ہو مری جاں خدا حافظ و ناصر''

پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو الوداع کہہ رہے تھے۔ ہمبرگ سے فرینکفرٹ کا فاصلہ پانچ صد کلو میٹر سے کچھ زائد ہے۔ پونے تین صد کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ''Goettingen'' کے علاقہ میں مین ہائی وے کے اوپر قریباً پون گھنٹہ رکے۔ جہاں جماعت نے ایک ریسٹورنٹ میں پہلے سے ہی ریفرشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

شام سات بجے کے قریب یہاں سے دوبارہ سفر شروع ہوا اور پونے نو بجے بخیرو عافیت قافلہ 'بیت السبوح' فرینکفرٹ پہنچا۔ جہاں لوکل امیر فرینکفرٹ اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ مقامی جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین بھی حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور انور نے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا اور منتظمین سے نماز کے وقت کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور نے 'بیت السبوح' میں مغرب وعشا کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

29/اگست بروز اتوار

صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور نے ''بیت السبوح'' میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ملاقاتیں فرمائیں سوا گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جو دوپہر سوا دو بجے تک جاری رہیں جرمنی کی مختلف جماعتوں کی 49 فیملیز کے 204 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی فیملیز میں پاکستان، ڈنمارک اور انڈیا سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے 'بیت السبوح' میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا پانچ بجے حضور انور نے اپنے دفتر تشریف لاکر فیملی ملاقاتیں کیں جو سات بجے تک جاری رہیں۔ جرمنی کی مختلف ریجنز سے آنے والی 36 فیملیز کے 156 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ پاکستان، یو۔ایس۔اے اور ناروے سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد سوا سات بجے چلڈرن کلاس شروع ہوئی۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شمولیت فرمائی۔ اس کلاس میں 51 اطفال اور 53 ناصرات نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ عزیزم جمیل احمد صاحب نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر 23 تا 25 کی تلاوت کی اور عزیزم اعزاز احمد صاحب نے ان آیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور انور نے ان آیات میں بیان شدہ مضمون اور معانی کے بارہ میں بچوں سے سوالات پوچھے۔

اس کے بعد عزیزہ سمیرہ اسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حضور انور نے بچوں سے اس حدیث کے تعلق میں مختلف سوالات دریافت فرمائے۔ جن کے بچوں نے جواب دیئے۔

اس کے بعد عزیزم سمیرہ ظفر نے نظم ع

''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے''

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ اس نظم کے تعلق میں بھی حضور انور نے بچوں سے مختلف سوالات دریافت فرمائے۔

اس کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی سیرت کے موضوع پر عزیزم رحمت بشیر صاحب جنجوعہ نے تقریر کی۔ حضور انور نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی سیرت کے تعلق میں بچوں سے مختلف سوالات دریافت فرمائے۔ جن کے بچوں نے جواب دیئے۔ بعد ازاں عزیزم علی خان نے نظم محمود کی 'آمین' سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد پروگرام کے آخر پر اطفال اور ناصرات کے مابین بیت بازی ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور نے چلڈرن کلاس میں حصہ لینے والے تمام بچوں اور بچیوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ اس طرح سوا آٹھ بجے شام یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

اس کے بعد 'تقریب آمین' ہوئی جس میں 26 بچوں اور 17 بچیوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر بچے سے قرآن کریم سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی یہ تقریب آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ جس کے بعد حضور انور نے مغرب وعشا کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کفالت یتامیٰ اور جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس (کفالت یتامیٰ) میں دل کھول کر امداد کرتی ہے اور زیادہ تر جماعت کے جو مخیّر حضرات ہیں۔ وہی اس میں رقم دیتے ہیں۔ الحمدللہ۔ جزاک اللہ۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/جنوری 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 8 ستمبر 2004ء

طلوع فجر	4:22
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	4:32
غروب آفتاب	6:27
وقت عشاء	7:49

سامان بجلی بازار سے انتہائی کم قیمت پر حاصل کریں
واشنگ مشین سپیئر پارٹس، گیس چولہے، پنکھے، استریاں، ٹیلی فون سیٹ، ایگزاسٹ فین، الیکٹرک مدہانی، گیس لیمپ نیز الیکٹرک کی تمام اشیاء کی مرمت گارنٹی سے کروائیں۔
الفضل ٹریڈرز ریلوے روڈ ربوہ
فون دکان: 213729
گھر: 215148
پروپرائیٹرز: راشد جاوید، اختر فراز

NASIR ناصر
گُگی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ دواخانہ ربوہ
PH:04524-212434,Fax:213966

برائے فروخت
ہارویسٹر مشین سپیری 1550۔ اچھی کنڈیشن میں
خواہش مند حضرات رابطہ کریں۔
رابطہ لئیق احمد 34/21 دارالیمن غربی ربوہ
فون: 0320-4893189

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

شوگر (ذیابیطس) کا علاج
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ: 212694

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ-10- ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210- موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی ہیڈ آفس۔41 گراؤنڈ فلور۔4 بلاک کمرشل گول پلازہ۔ انر سرکل DHA
فون آفس:-5740192 موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق